الکافی (کتاب)

<"xml encoding="UTF-8?>

الکافی (کتاب)

الکافی، شیعہ منابع حدیث اور کتب اربعہ کی مہم ترین و معتبر ترین کتاب ہے۔ اس کے مولف ثقۃ الاسلام أبو جعفر محمد بن يعقوب بن اسحق الكليني الرازي البغدادی (متوفّیٰ سنہ 329 ھ) ہیں۔ انھوں نے اس کتاب کو بیس برس کے عرصہ میں تالیف کیا ہے۔ یہ کتاب تین حصوں؛ اصول کافی، فروع کافی اور روضہ کافی پر مشتمل ہے۔

اصول کافی، کتاب الکافی کا مشہور ترین حصہ ہے۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مندرجہ حدیثوں کو قرآن کی عدم مخالفت اور اجماع کے ساتھ مطابقت کی بنیاد پر نقل کیا گیا ہے۔

شیخ کلینی نے اصحاب ائمہ سے ارتباط اور اصول اربع مائۃ تک رسائی کی وجہ سے اس کتاب کی روایات کو کم ترین واسطوں سے نقل کیا ہے۔ شیعہ علماء کے ایک گروہ کا ماننا ہے کہ اس میں موجود تمام روایات صحیح ہیں۔ ان کے مقابلہ میں علما کا ایک گروہ قائل ہے کہ اس میں ضعیف روایات بھی موجود ہیں۔ نقل ہوا ہے کہ اس کتاب کا نام امام زمانہ (عج) سے منتسب ہے۔ البتہ بہت سے علماء اس دعوی کے مخالف ہیں۔

الکافی کا سلسلہ سند

الکافی کی روایات کے سلسلۂ سند کے بارے میں مشائخ کی ایک مفصل فہرست پائی جاتی ہے جن کی تعداد 30 تک پہنچتی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ الکلینی نے ان میں سے ہر ایک سے بڑی تعداد میں حدیثیں نقل کی ہیں؛ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انھوں نے زیادہ تر حدیثیں آٹھ افراد سے نقل کی ہیں؛ جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

علی بن ابراہیم قمی سے 7068 حدیثیں۔

محمد بن یحیی عطار اشعری قمی سے 5073 حدیثیں۔

ابو علی اشعری قمی سے 875 حدیثیں۔

ابن عامر حسین بن محمد اشعری قمی سے 830 حدیثیں۔

محمد بن اسماعیل نیشابوری سے 758 حدیثیں۔

حمید بن زیاد کوفی سے 450 حدیثیں۔

احمد بن ادریس اشعری قمی سے 154 حدیثیں۔

علی بن محمد سے 76 حدیثیں۔

مؤلف کے بارے میں

کلینی رازی

ثقۃ الإسلام، شیخ المشائخ، محمد بن یعقوب بن اسحق کلینی رازی، (متوفٰی 328 یا 329 ہجری) غیبت صغری کے زمانے میں شیعہ اکابرین میں شمار ہوتے تھے؛ اور تیسری صدی ہجری کے نصف سوم اور چوتھی صدی ہجری کے نصف اول کے عظیم ترین شیعہ محدثین کے زمرے میں آتے تھے۔

وجۂ تسمیہ
کتاب کا نام الکافی رکھنے کے حوالے سے دو نکتہ بیان ہوئے ہیں:
کلینی کتاب طہارت کے خطبے میں کہتے ہیں: یہ کتاب علم دین کے تمام فنون کے لئے کافی ہے۔[1]
یہ نام اس کلام سے ماخوذ ہے جس کی نسبت امام زمانہ (عج) کو دی گئی ہے؛ مروی ہے کہ امام زمانہ (عج) نے فرمایا:الکافی کافٍ لشیعتنایعنی الکافی ہمارے پیروکاروں کے لئے کافی ہے۔ یہ جملہ اس وقت ناحیۂ مقدسہ سے صادر ہوا جب الکافی کو امام زمانہ(عج) کی خدمت میں پیش کیا گیا اور آپ(عج) اس کی تحسین و تعریف فرمائی۔[2] کتاب الکلینی والکافی کے مؤلف، شیخ عبد الرسول غفاري میرزا عبداللہ افندی کی کتاب ریاض العلماء[3] میں ملا خلیل قزوینی کے حالات زندگی کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت صاحب (عج) نے پوری کتاب الکافی کا مشاہدہ فرمایا ہے اور اس کی تعریف کی ہے اور جہاں بھی کلینی نے کوئی روایت نقل کی ہے جس کا آغاز وَ رُوِیَ سے ہوا ہے وہ روایت انھوں نے براہ راست اور بغیر کسی واسطے سے امام زمانہ (عج) سے نقل کی ہے۔[4]
الکافی بزرگوں کے کلام میں
شیخ مفید[5] کہتے ہیں: یہ کتاب برترین و بہترین شیعہ کتب میں سے ایک ہے جو کثیر فوائد کی حامل ہے۔[6]
شہید اول[7] کہتے ہیں: الکافی ایسی کتاب حدیث ہے جس کی مانند کوئی کتاب اصحاب (امامیہ) نہیں لا سکے ہیں۔[8]
محمد تقی مجلسی[9] لکھتے ہیں: اصول کی تمام کتب سے زیادہ مضبوط و مستحکم اور سب سے زیادہ جامع ہے اور فرقۂ ناجیہ (امامیہ) کی عظیم ترین تالیف ہے۔[10]
آقا بزرگ تہرانی[11] کا کہنا ہے: الکافی ایسی کتاب ہے کہ حدیث اہل بیت (ع) نقل کرنے کے حوالے سے اس جیسی کتاب اب تک مکتوب نہیں ہوئی ہے۔[12]
استر آبادی[13] علماء اور اپنے اساتذہ کے حوالے سے لکھتے ہیں: اسلام میں الکافی کے برابر یا اس کے پائے کے قریب تر کوئی کتب تالیف نہیں ہوئی ہے۔[14]
آیت اللہ خوئی[15] اپنے استاد نائینی[16] کا قول نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں: الکافی میں مندرجہ احادیث کی اسناد میں نزاع کرنا، عاجز اور بے بس افراد کا پیشہ اور ہتکھنڈہ ہے۔[17]
اسباب تالیف
جیسا کہ جناب کلینی نے کتاب کے مقدمے میں لکھا ہے انھوں نے کتاب الکافی کو ایسے شخص کی درخواست پر تالیف کیا ہے جس کو وہ دینی بھائی کا نام دیتے ہیں:
اما بعد اے میرے بھائی ... تم نے پوچھا کہ کیا جائز ہے کہ لوگ نادانی میں زندگی بسر کریں اور کچھ جانے بوجھے بغیر مسلمان رہیں، کیونکہ ان کی دینداری عادت اور اپنے آباء و اجداد اور بڑوں کی تقلید پر مبنی ہے۔ ..؟ تم نے یادآوری کرائی کہ موجودہ روایات میں موجودہ اختلاف کی وجہ سے بعض مسائل تمہارے لئے مشکل ہو چکے ہیں اور ان مسائل کی حقیقت کو نہیں سمجھ رہے ہو ... اور کوئی قابل اعتماد عالم تمہاری دسترس میں نہیں ہے کہ اس سے ملو اور اس کے ساتھ مذاکرہ اور گفتگو کر سکو، تم نے کہا کہ تمہیں ایسی کتاب کی ضرورت ہے جو کافی ہو اور علم دین کے تمام فنون اس میں مجتمع ہوں، تاکہ طالب علم کے لئے کافی ہو اور راہ تلاش کرنے والوں کے لئے مرجع ٹھہرے ... تم نے کہا کہ تمہیں امید ہے کہ خداوند متعال ایسی کتاب کے ذریعے ہمارے ہم مسلکوں کی مدد اور دستگیری کرے اور اپنے پیشواؤں کی طرف مائل کرے۔

تمام تعریفین اس پروردگار کے لئے ہیں جس نے تمہاری مطلوبہ کتاب کی تالیف کو میسر اور ممکن بنایا اور مجھے امید ہے کہ یہ کتاب ویسی ہی ہو جیسا کہ تم چاہتے تھے۔[18]

اسلوب تالیف

کلینی لکھتے ہیں کہ انھوں نے اس کتاب کی حدیثوں کو قرآن کے ساتھ عدم مخالفت اور اجماع کے ساتھ ہمآہنگی کو بنیاد بنا کر اکٹھا کیا ہے اور جہاں دو احادیث کے درمیان انہیں کوئی وجۂ ترجیح نظر نہیں آئی وہاں انھوں نے اس حدیث کو منتخب کیا ہے جو ان کی رائے میں صحت کے قریب تر تھی۔[19]

امتیازات و خصوصیات

کلینی نے اصحاب ائمہ (ع) کے تالیف کردہ 400 رسالوں (الأصول الأربعمائة) سے استفادہ اور اصحاب ائمہ (ع) ۔ یا ان (اصحاب) سے ملنے اور فیض حاصل کرنے والے افراد سے ملاقاتیں اور بات چیت کرکے، احادیث کو کم از کم واسطوں سے نقل کیا ہے۔ وہ نواب اربعہ کے ہم عصر تھے چنانچہ احادیث کی صحت یا عدم صحت کے بارے میں تحقیق کا راستہ ان کے لئے کھلا تھا۔[20]

اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ جامع اور منظم ہے۔ احادیث کی ترتیب و زمرہ بندی، تعداد اور مکمل سلسلۂ سند کے لحاظ سے انتہائی منظم اور جامعیت و کاملیت کے لحاظ سے تمام اعتقادی، فقہی، اخلاقی، معاشرتی و ... موضوعات پر مشتمل اور اپنی مثال آپ ہے۔ انھوں نے ہر باب کی ابتداء میں مفصل تر، صحیح تر اور واضح تر احادیث، اور بعد میں مجمل اور مبہم و قابل تشریح احادیث کو درج کرنے کی کوشش کی ہے۔[21]

کتاب کی تفصیلات و مندرجات

یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے:

اصول کافی، جس کا موضوع اعتقادی مسائل ہیں؛ فروعی کافی، جس میں فقہی مسائل اور عملی احکام کو موضوع بنایا گیا ہے اور روضۃ الکافی جس کا موضوع بحث تاریخ اور اخلاق ہے۔ اصول کافی بجائے خود کئی کتابوں پر مشتمل ہے جن میں سے ایک اہم کتاب کا نام "کتاب الحجہ" ہے۔

اصول کافی

اصول کافی اعتقادی احادیث آٹھ کتابوں پر مشتمل ہے اور اس میں مندرجہ احادیث کا تعلق اعتقادی مسائل سے ہے:

کتاب العقل و الجہل

کتاب فضل العلم

کتاب التوحید

کتاب الحجة

کتاب الایمان والکفر

کتاب الدعاء

کتاب فضل القرآن

کتاب العشرة

فروع کافی

فروع کافی فقہی احادیث کا مجموعہ اور 26 کتب پر مشتمل ہے:

کتاب الطہارہ

كتاب الحيض

كتاب الجنائز

كتاب الصلاة

كتاب الزكاة والصدقہ

كتاب الصيام

كتاب الحج

كتاب الجہاد

كتاب المعيشہ

كتاب النكاح

كتاب العقيقہ

كتاب الطلاق

كتاب العتق والتدبير والمكاتبہ

كتاب الصيد

كتاب الذبائح

كتاب الاطعمہ

كتاب الاشربہ

كتاب الزی والتجمل والمروه

كتاب الدواجن

كتاب الوصايا

كتاب المواريث

كتاب الحدود

كتاب الديات

كتاب الشہادات

كتاب القضا والاحكام

كتاب الايمان و النذور و الكفارات

روضۃ الکافی

روضۃ الکافی، جو متفرقہ احادیث پر مشتمل ہے۔ اس میں کسی خاص ترتیب کو مدنظر نہیں رکھا گیا گوکہ بعض علماء روضۃ الکافی کو الکافی کا جزء نہیں مانتے۔[22] تاہم نجاشی اور شیخ طوسی نے واضح کیا ہے کہ روضۃ الکافی الکافی کی آخری کتاب ہے۔[23]۔[24]

روضۃ الکافی کے مندرجات:

بعض آیات قرآنی کی تفسیر اور تأویل

ائمۂ اطہار (ع) کے وصایا، نصائح اور مواعظ

رؤیا (خواب) اور اس کی قسمیں

بیماریاں اور ان کا علاج

عالم خلقت کی تخلیق کی کیفیت اور اس کے بعض موجودات
بعض انبیاء (ع) کی تاریخ
فضائل شیعہ اور اس کے فرائض
اسلام کے صدر اول اور خلافت امیرالمؤمنین(ع) کی اجمالی تاریخ
امام زمانہ (عج) اور آپ(عج) کی صفات نیز آپ (عج) کے اصحاب اور زمانۂ حضور کی خصوصیات
بعض صحابہ اور دیگر افراد کے حالات زندگی

فارسی میں روضۃ الکافی کا ترجمہ بمع شرح بقلم سید ہاشم رسولی محلاتی، تہران ،انتشارات علمیہ اسلامیہ کے توسط سے دو مجلدات میں شائع ہوئی ہے۔

احادیث کی تعداد اور ان میں اختلاف کا سبب

الکافی میں مندرجہ روایات و احادیث کے اعداد و شمار میں علماء کے درمیان اختلاف ہے:

یوسف بحرانی نے اپنی کتاب لؤلؤۃ البحرین میں لکھا ہے کہ الکافی میں مندرجہ احادیث کی تعداد 16199 ہے؛ ڈاکٹر حسین علی محفوظ نے الکافی پر اپنے مقدمے میں اس کتاب میں مندرجہ احادیث کی تعداد 15176 ہے؛ علامہ مجلسی کے مطابق الکافی میں مندرجہ احادیث کی تعداد 16121 ہے جبکہ شیخ عبدالرسول الغفاری نے اپنی کتاب الکلینی و الکافی میں مندرجہ احادیث کی تعداد 15503 ہے۔ شمارش (اور گننے) کی روش ہی احادیث کے اعداد و شمار میں اس اختلاف کا سبب ہے؛ اور وہ یوں کہ اگر کہیں ایک روایت کو دو سندوں سے نقل کیا گیا ہے تو بعض نے اس کو ایک روایت اوربعض نے اس کو دو روایات اور بعض نے اس کو ایک روایت قرار دیا ہے۔ اور ممکن ہے کہ بعض نادر مواقع پر بعض احادیث بعض نسخوں میں مندرج نہ ہوئے ہوں۔[25]

کتب حدیث سے مقائسہ

اہم حدیثی کتب	مصنف	متوفی	تعداد احادیث	توضیحات
المحاسن	احمد بن محمد برقی	274 ھ	تقریباً 2604	مختف عناوین کا مجموعۂ احادیث
کافی	محمد بن یعقوب کلینی	329 ھ	تقریباً 16000	اعتقادی، اخلاقی آداب اور فقہی احادیث
من لا یحضر الفقیہ	شیخ صدوق	381 ھ	تقریباً 6000	فقہی
تہذیب الاحکام	شیخ طوسی	460 ھ	تقریباً 13600	فقہی احادیث
الاستبصار فیما اختلف من الاخبار	شیخ طوسی	460 ھ	تقریباً 5500	احادیث فقہی
الوافی				

فیض کاشانی
1091 ھ   تقریباً 50000   حذف مکررات کے ساتھ کتب اربعہ کی احادیث کا مجموعہ اور بعض احادیث کی شرح
وسائل الشیعہ
شیخ حر عاملی
1104 ھ   35850   کتب اربعہ اور اس کے علاوہ ستر دیگر حدیثی کتب سے احادیث جمع کی گئی ہیں
بحار الانوار
علامہ مجلسی
1110 ھ   تقریباً 85000   مختلف موضوعات سے متعلق اکثر معصومین کی روایات
مستدرک الوسائل
مرزا حسین نوری
1320 ھ   23514   وسائل الشیعہ کی فقہی احادیث کی تکمیل

سفینہ البحار
شیخ عباس قمی
1359ھ   10 جلد   بحار الانوار کی احادیث کی الف ب کے مطابق موضوعی اعتبار سے احادیث مذکور ہیں
مستدرک سفینہ البحار
شیخ علی نمازی
1405 ھ   10 جلد   سفینۃ البحار کی تکمیل

جامع احادیث الشیعہ
آیت اللہ بروجردی
1380 ھ   48342   شیعہ فقہ کی تمام روایات

میزان الحکمت
محمدی ری شہری
معاصر   23030   غیر فقہی 564 عناوین
الحیات
محمد رضا حکیمی
معاصر   12 جلد   فکری اور عملی موضوعات کی 40 فصل
الکافی پر تالیف شدہ کتب
الکافی کی بعض شرحیں
کتاب الکافی آغاز ہی سے علماء، محدثین و محققین کے مدنظر رہی ہے اور اس کے بارے میں متعدد کتب اور شرحیں لکھی گئی ہیں۔ آقا بزرگ تہرانی اپنی کتاب الذریعہ میں الکافی کے حصہ اول (اصول کافی) یا پوری کتاب الکافی پر 27 شرحوں اور 10 حاشیوں کا ذکر کیا ہے۔[26]

شرح الکافی شارح: ملا صدرا متوفٰی 1050 ہجری۔
کتاب الوافی، شارح: فیض کاشانی متوفٰی 1091 ہجری۔
مرآۃ العقول، شارح: علامہ مجلسی متوفٰی 1110 ہجری۔
شرح کافی، شارح: ملا صالح مازندرانی متوفٰی 1110 ہجری۔
شرح کافی، شارح: ملا خلیل قزوینی، قزوینی نے فارسی شرح کا نام صافی، اور عربی شرح کا نام شافی۔
الرواشح السماویۃ فی شرح الکافی، شارح: سید محمد باقر محقق داماد۔
شرح کافی، شارح: امیر اسماعیل خاتون آبادی۔
الکافی، کا انگریزی ترجمہ، الموسسۃ العالمیۃ للخدمات الاسلامیۃ۔ کے زیر اہتمام انجام پا چکا ہے اور اب تک اس 13 جلدیں عربی متن کے ہمراہ شائع ہو چکی ہیں۔

کافی سے متعلق اہم کتابیں

دفاع عن الکافی، ثامر ہاشم حبیب المعیدی، 2 جلد، مرکز الغدیر للدراسات الاسلامیہ، 1415ھ۔
الشیخ الکلینی البغدادی و کتابہ الکافی، ثامر ہاشم حبیب العمیدی، مکتب الاسلامی، قم 1414ھ۔ اس کتاب میں شیخ کلینی کی ذاتی اور علمی زندگی، کافی کے سلسلہ میں ان کی علمی کاوشیں فروع کافی میں ان کی کیا روش رہی ہے بیان کیا گیا ہے۔
الکلینی و خصومہ د ابو زھرہ، عبدالرسول الغفار۔ اس کتاب میں مصری مئولف ابو زہرہ کے کافی پر اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔
بحوث حول روایات الکافی، امین ترمس العاملی، موسسۃ دار الهجرۃ، قم 1415ھ
دراسات فی الکافی للکلینی والضحیح للبخاری، ہاشم معروف الحسینی۔ مولف نے اس کتاب میں کافی اوربخاری کے درمیان موازنہ کیا ہے اور کچھ عناوین کا انتخاب کرکے اپنا فیصلہ سنایا ہے۔
ثلاثیات الکلینی وقرب الاسناد، امین ترمس العاملی۔ اس کتاب کے مقدمہ میں شیخ کلینی کے حالات زندگی اور ثلاثیات کی اصطلاحات کی توضیح کے بعد صرف تین واسطوں سے معصومین علیھم السلام تک متصل ہونے والی روایات کو انتخاب کیا ہے جن کی تعداد کل 135 بنتی ہے۔
الکلینی والکافی۔ الدکتور عبد الرسول الغفار، موسسۃ النشر الاسلامی، قم (1416)

تلخیص کتاب

گزیدہ کافی، فارسی ترجمہ وتحقیق: محمد باقر بہبہودی، تہران، شرکت انتشارات علمی وفرہنگی، 1369ہجری ش) 6 جزء تین مجلد میں۔
الصحیح من الکافی، 3ج، محمد باقر بہبودی (الدارالاسلامیۃ 1401ھ۔ 1981ع)۔

معاجم

فہرس احادیث المفروع من الکافی، مجمع البحوث الاسلامیہ
فہرس احادیث الکافی، بنیاد پژوہش ھای اسلامی استان قدس رضوی۔

اسناد ورجال

تجرید اساتید الکافی وتنفیحہا، حاج میراز مہدی صادقی(قم،1409ھ)
الموسوعۃ الرجالیۃ، حسین طباطبائی بروجردی،7جلد تنظیم :میرزا حسن النوری، مجمع البحوث الاسلامیہ ، مشہد 1413ھ۔

اس مجموعے کی پہلی جلد بعنوان ترتیب اسانید کتاب الکافی 567 ص میں اور جو دوسری جلد بعنوان رجال اسانید اور طبقات رجال الکافی ،468 صفحہ میں کافی سے متعلق ہے۔

طباعتیں

اس کتاب کا قدیم ترین نسخہ مشہد مقدس کے مدرسہ نواب کے کتب خانے میں محفوظ ہے جس کے خوش نویس علی بن ابی المیامین (علی بن احمد بن علی) ہیں اور سنہ 675 ہجری میں عراق کے شہر واسط میں تحریر ہوا ہے اور جامعہ تہران کے مرکزی کتب خانے کے مائکرو فلمز میں اس کی مائکرو فلم محفوظ ہے اور اس کا نمبر 5156 ہے۔[27]

الکافی معاصر دور میں متعدد بار ایران اور ہندوستان میں طبع ہوئی ہے:

الف۔ لکھنؤ سنہ 1302 ہجری۔

ب۔ ایران میں سنہ 1278 ہجری، 1281 ہجری، 1311 ہجری، 1315 ہجری اور 1374 ہجری۔

نیز الکافی کی طباعت عراق اور لبنان میں متعدد بار انجام پائی ہے۔

ج۔ سنہ 1381 ہجری میں بھی یہ کتاب آٹھ جلدوں میں کتابخانہ اسلامیہ کے سرمائے سے زیور طبع سے آراستہ ہوئی ہے۔ نیز ڈاکٹر حسین علی محفوظ نے شیخ کلینی کے مفصل حالات زندگی لکھے ہیں اور ان کی یہ تحریر کتاب الکافی کے آغاز میں درج ہوئی ہے اور مستقل کتاب میں بھی سیرۃ الکلینی کے عنوان سے شائع ہوئی ہے۔

حوالہ جات

1. الکافی، ج 1، ص 14۔(مقدمہ)۔
2. غفاری، عبد الرسول، الکلینی والکافی، ص392۔
3. افندی، ریاض العلماء، ج2، ص265-266۔
4. غفاری، عبدالرسول، الکلینی والکافی، ص394۔
5. الامام الشیخ محمد بن محمد بن النعمان ابن المعلم ابي عبد الله، العکبري، البغدادي المعروف شیخ مفید، (متوفی سنہ 413 ہجری)۔
6. الاعتقادات الامامیہ، ص70۔
7. شیخ شمس الدین محمد بن مکی بن احمد عاملی نبطی جزینی المعروف شہید اول بزرگ شیعہ فقیہ سنہ 734 کو شیعہ ہونے کی پاداش میں بمقام دمشق جام شہادت نوش کرگئے۔
8. الکافی، ج 1، ص 27۔
9. علامہ محمد تقی ابن مقصود علی مجلسی، محمد باقر مجلسی کے والد، (متوفی 1070 ہجری) شیخ بہائی اور میر فندرسکی کے شاگرد تھے۔
10. مرآۃ العقول، ج1، ص3۔
11. صاحب کتاب الذریعہ، شیخ محمد محسن المعروف آقا بزرگ تہرانی ۔ اصل نام (متوفی سنہ 1389 ہجری)، چودہویں صدی ہجری کے کتاب شناس علماء میں سے تھے؛ ان کی کاوش الذریعہ الی تصانیف الشیعہ، شیعہ تصانیف کا دائرۃ المعارف مانا جاتا ہے۔
12. الذریعہ، ج17، ص245۔
13. محمد امین استرآبادی (متوفی 1036 ہجری) مکہ ہجرت کرکے آخر عمر تک وہیں قیام کیا، اصولی تھے اور نقل روایت کے تین اجازتنامے حاصل کئے ہوئے تھے؛ اخباری ہوئے اور اصولیوں کے رد میں کتب لکھی۔

14. الفوائد المدنیہ، ص520۔
15. متوفی صفر 1413 ہجری) فقیہ، معاصر شیعہ مرجع تقلید، مفسر قرآن اور علم رجال کے محقق تھے۔
16. (متوفی جمادی‌الاول 1355 ہجری) شیعہ مرجع تقلید، کئی بزرگان دین کے استاد اور ایران میں آئینی حکومت کے قیام کے حامی تھے۔
17. معجم رجال الحدیث، ج 1، ص 99۔
18. الکافی، ج 1، ص 5۔
19. الکافی، ج 1، ص 8 و 9۔
20. سید بن طاؤوس، کشف المحجة لثمرة المهجة، ص159۔
21. ترجمہ اصول کافی، ج 1، ص 10۔
22. افندی، ریاض العلماء، ج2، ص261۔
23. نجاشی، الرجال، ص 377۔
24. الفهرست، ص 210۔
25. الکلینی والکافی، 401 و 402۔
26. الذریعہ، ج13، ص95 – 99۔
27. کتاب فهرست میکرو فیلم های کتابخانه مرکزی دانشگاه تهران ص384۔

مآخذ

استر آبادی، محمد امین، الفوائد المدنیہ، قم، مؤسسہ النشر الاسلامی، 1424 ھ

افندی، عبداللہ بن عیسی، ریاض العلماء و حیاض الفضلاء، قم، مطبعہ الخیام، بی تا

آقا بزرگ تهرانی، آقا بزرگ،الذریعہ الی تصانیف الشیعہ، بیروت، دار الاضواء، 1403 ھ

سید ابو القاسم خویی، ابوالقاسم، معجم رجال الحدیث، بی جا، بی نا، 1413 ھ

سید بن طاووس، علی بن موسی، کشف المحجہ لثمرہ المهجہ، نجف، المطبعہ الحیدریہ، 1370 ھ

شیخ طوسی، محمد بن حسن، الفهرست، تحقیق جواد قیومی، بی جا، نشر الفقاهہ، 1417 ھ

الغفاري، الشیخ عبد الرسول، الکلینی و الکافی، قم، مؤسسہ النشر الاسلامی، 1416 ھ

کلینی، محمد بن یعقوب، الکافی، تهران، دار الکتب الاسلامیہ، 1363 ش

علامہ مجلسی، محمد باقر، محمد باقر، مرآة العقول فی شرح اخبار آل الرسول، تهران، دار الکتب الاسلامیہ، 1363 ش.

مصطفوی، جواد، ترجمہ اصول کافی، تهران، کتاب فروشی علمیه اسلامیہ، 1369 ش.

شیخ مفید، محمد بن نعمان، تصحیح اعتقادات الامامیہ، بیروت، دار المفید، 1414 ھ

نجاشی، احمد بن علی، رجال النجاشی، قم، مؤسسہ النشر الاسلامی، 1416 ھ

سید بن طاؤوس الحسني، کشف المحجة لثمرة المهجة، النجف 1370/ 1950 ء

کتاب فهرست میکرو فیلم های کتابخانه مرکزی دانشگاه تهران ۔ طبع 1348 ہجری شمسی ۔ تهران۔